8981 ـ بچي كم عمري ميں زنا كر لےتوكيا اس پرحد لاگوہوگي

سوال

بلوغت سےقبل لڑكي زنا كرلے تواس كي سزا كيا ہے ، لڑكي ابھي تك چھوٹي ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

زناكاري كبيرہ گناہوں ميں شمار ہوتي ہے اور اللہ تعالي كےہاں اس كا بہت بڑا گناہ ہے بلكہ اللہ تعالي نےتوذكر كرتےہوئےاسے كفر، شرك اور كسي جان كوقتل كرنےكےساتھ ملا كرذكر كيا ہے فرمان باري تعالي ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ تعالي كےساتھ كسي دوسرے كوالہ نہيں بناتے اور نہ ہي وہ كسي ايسي جان كوقتل كرتےہيں جسےاللہ تعالي نےحرام قرار ديا ہے ليكن اسےحق كےساتھ قتل كرتےہيں ، اور نہ ہي وہ زناكاري كےمرتكب ہوتے ہيں اور جو كوئي بھي ايسا كام كرےگا وہ اپنےاوپر سخت وبال لائےگا اسے قيامت كےروز دوہرا عذاب ديا جائےگا اور وہ ذلت وخواري كےساتھ ہميشہ اسي ميں رہےگا الفرقان (69)

امام قرطبي رحمہ اللہ تعالي كہتےہيں:

سب اہل ملل ودين كااس كےحرام ہونےپراجماع ہے بلكہ كسي بھي دين ميں زنا كبھي حلال نہيں رہا، اور اسي ليےاس كي حد بھي سب حدود سےسخت ہے كيونكہ يہ عزت ونسب كي پامالي كا جرم ہے ، جو كہ پانچ كليات ميں شامل ہے جويہ ہيں: نفس ، دين، نسب، عقل اور مال كي حفاظت ميں شامل ہے .

ديكھيں: تفسير قرطبي (24 / 20 ـ 21)

1 ـ لھذا جب عورت شادي شدہ ہويعني اس كےساتھ شرعي نكاح كي بنا پر دخول ہوچكا ہو تواس كي سزا رجم يعني موت تك پتھر مارناہے .

عمر بن خطاب رضي اللہ تعالي عنہ منبر رسول صلي اللہ عليہ وسلم پر تشريف فرما تھے فرمانےلگے:

يقينا محمد صلي اللہ عليہ وسلم حق كےساتھ مبعوث ہوئے اور ان پر كتاب نازل كي گئي اور رجم كي آيت بھي انہيں آيات ميں شامل تھي جوان پر نازل ہوئي تھيں، ہم نےاسے پڑھا اور حفظ كيا اور سمجھا ، لھذا رسول كريم صلي اللہ عليہ

وسلم نےرجم کیا اور ان کےبعد ہم نےبھي رجم کیا، مجھےخدشہ ہےکہ لوگوں پر ایك لمبا وقت گزرے تو کوئي کہنےوالا یہ کہنےلگے ہمیں توکتاب اللہ میں رجم نہیں ملتا تواللہ تعالي کےاس نازل کردہ فریضےکوترك کرکے گمراہ ہو جائیں، اور بلاشبہ مرد و عورت میں سے جوشادي شدہ بھي زنا کرےاور اس کےخلاف دلیل قائم ہوجائے یا پھر حمل ہو یا اعتراف کرلے توکتاب اللہ میں یقینا اس کي سزا رجم ہے .

صحیح بخاري (2462) صحیح مسلم (1691)

2 ـ اور اگر عورت کنواري ہویعني اس نےابھي شادي نہیں کي یا اس کا نکاح تو ہوچکا ہے لیکن رخصتي نہیں ہوئي تواس کي سزا سوکوڑے اور ایك برس جلاوطني ہے ، جیسا کہ عبادہ بن صامت رضي اللہ تعالي عنہ کي حدیث میں ہے:

عبادہ بن صامت رضي اللہ تعالي عنہ بیان کرتےہیں کہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےفرمایا: (مجھ سے لے لو اللہ تعالي نےان عورتوں کےلیے راہ نکال دي ہے کنوارہ کنواري کےساتھ (زنا کرے) توسوکوڑے اور ایك برس جلاوطني ہوگي ......) صحیح مسلم حدیث نمبر (1690)

اوراگر زنا کرنےوالا لڑکا یا لڑکي سن بلوغت تك نہیں پہنچے بلکہ ابھي کم عمر کےہوں تو سب علماء کےہاں اس پر حد نہیں ہوگي .

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالي کہتےہیں:

حد واجب ہونے میں عقل اور بلوغت معتبر ہوگي اس میں کوئي اختلاف نہیں . دیکھیں المغني لان قدامة (8 / 134)

اس کي دلیل رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(تین قسم کےاشخاص مرفوع القلم ہیں ، سویا ہوئے شخص حتي کہ بیدار ہوجائے، اور بچہ حتي کہ بڑا ہوجائے، اور مجنون حتي کہ عقل مند ہوجائے) سنن نسائي حدیث نمبر (3432) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نےاس حدیث کو صحیح نسائي (3210) میں صحیح قرار دیا ہے.

لیکن چھوٹے بچےیا بچي کوتعزیر لگاني ضروري ہے جو حد سے کم ہو اور ایسي سزا دي جائے جواسے اس فعل سے باز رکھے، اور اگر بچے کے ولي کا قصور ہو تو اسے بھي تعزیر لگاني ضروري ہے مثلا بچي کے سرابرہ نے بچي کو لڑکوں سے میل جول رکھنے کي اجازت دے رکھي ہو یا اس طرح کےمعاملہ میں سستي و کاہلي کا مظاہرہ کیا ہو.

اورلڑکي پر واجب اور ضروري ہے کہ وہ اپنےآپ پر پردہ ڈالے اوراس کے ولي کو بھي چاہیے کہ اس پر پردہ پوشي کرے کیونکہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(ان گندي اشياء سے اجتناب كرو جن سے اللہ تعالي نےمنع كيا ہے، اور جو كوئي بھي اس ميں پڑ جائے اسے چاہيے كہ وہ اللہ تعالي كي پردہ پوشي كےساتھ اپنے آپ پر پردہ ڈالے اور اس فعل سے توبہ كرے) اس حديث كو امام حاكم نے روايت كيا ہے اور علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحيح الجامع (149) ميں صحيح قرار ديا ہے.

يہ معلوم ہونےكےبعد يہ بھي علم ميں ركھيں كہ بلوغت كي كچھ علامات ہيں اگر بچہ يا بچي ميں وہ علامات پائي جائيں تو اس علامت كي موجودگي ميں بچہ يا بچي مكلف ہونگے، ان علامات كو ديكھنےكےليے آپ سوال نمبر (21246) اور (13262) كےجوابات كا مطالعہ كريں .

واللہ اعلم .